سوال نمبر 2.

عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کو کن کن مسائل کا سامنا ہے؟ اسلام کے نقطہ نظر سے ان کا حل پیش کریں.

تعارف.
داخلی مسائل
خارجی مسائل
اسلام کی رو سے حل.

تعارف.

دنیا میں 57 اسلامی ملک ہیں جن کی مجموعی آبادی تقریباً سوا ارب سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار مال و دولت اور قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ دوسری اقوام کی طرح مسلمان منتشر قوم نہیں ہیں مسلمانوں کا ایک بنیادی مرکز ہے۔ جوکہ تمام عالم اسلام کی روحانی و قلبی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور آپس میں مسلمانوں کو جوڑتا ہے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیش بہا قدرتی وسائل سے بھی نوازا ہے۔ مسلمان ممالک کے پاس تیل، گیس، معدنیات، کوئلہ اور پانی کے وسائل موجود ہیں۔ اور مزید یہ کہ جغرافیائی

Enter text

لحاظ سے بھی اہم علاقے مسلمانوں کے پاس ہیں مگر المیہ یہ ہے کہ مسلمان نہ اپنی اہمیت سے خبردار ہیں اور نا ہی اپنے وسائل کو استعمال کرنے کے قابل ہیں۔ عصر حاضر میں امت مسلمہ اندرونی و بیرونی دونوں طرح سے مسائل میں گھری ہوئی ہے۔

داخلی مسائل۔

درج ذیل مسلمانوں کے اندرونی مسائل ہیں جو کہ زیادہ تباہ کن ہیں جو کہ مسلمانوں کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہیں

فرقہ واریت۔

دنیا میں جہاں جہاں بھی مسلمان موجود ہیں وہ آج شدید ترین فرقہ واریت کی زد میں ہیں جس سے اسلام دشمن قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پاکستان میں شیعہ سنی کا بڑھتا ہوا اختلاف جن کی پشت پناہی کچھ عرب ممالک کرتے ہیں جو اپنے اپنے مسلک کی تنظیموں کو فنڈز فراہم کر کے فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں۔ دنیا کے کئی اور مسلم ممالک بھی فرقہ واریت کی لپیٹ میں ہیں جیسے عراق، ایران اور لبنان وغیرہ۔ ان اندرونی انتشار سے مسلمان بڑے پیمانے پر پسماندہ غریب اور جاہل ہیں۔ اور اب اس قابل نہیں کہ دنیا کی فلاح و بہبود کی طرف رہنمائی کر سکیں۔

تعلیم کا فقدان۔

مسلمان جدید سائنس و

nter text

ٹیکنالوجی، فنی و عملی تعلیم میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں
چند مسلم ممالک میں شرح تعلیم 90% ہے مگر پھر
بھی وہ سائنس، ٹیکنالوجی اور ریسرچ کے
میدان میں کافی پیچھے ہیں۔ پاکستان میں بھی شرح
خواندگی محض 60% ہے۔ جبکہ سائنس اور ٹیکنالوجی
کا محض خواب ہی ہے۔ مسلمان ملکوں کی کل پی ایچ ڈی
کی تعداد محض جاپان کی پی ایچ ڈیز کی تعداد سے بھی
کم ہیں۔

اخلاقی بے راہ روی اور مادہ پرستی۔

امت مسلمہ میں روحانی اقدار کے خاتمہ سے
مادہ پرستی اور اخلاقی بے راہ روی نے جنم لیا۔
جو قومیں اخلاقی اعتبار سے تنزلی کا شکار
ہوتی ہیں وہ دنیا کی ترقی میں کوئی کردار ادا
نہیں کرتیں۔ مسلمانوں میں اس وقت جھوٹ
بددیانتی، اقربا پروری، رشوت، سود، زناکاری
شراب نوشی، منافقت، منافقت، جنسی بے راہ روی
اور تشدد جیسے برے اخلاق جنم لیکر پھیل چکے
گئے ہیں۔ جو مسلمان کی عظمت کو دیمک کی
طرح چاٹ رہے ہیں۔

عورتوں پر تشدد اور شخصی آزادی کا فقدان۔

اسلام میں عورتوں کو برابر حقوق دیئے
گئے۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمان ملکوں میں
خواتین کی شرح خواندگی، حق وراثت، حق نکاح
اور حق کاروبار کی شرح کافی کم ہے۔ عورتوں

Enter text

کو جبری اور جنسی طرح سے مجبور کیا جاتا ہے۔ عزت کے نام پر بے دردی سے قتل کر دیا جاتا ہے۔ پھر شخصی آزادی سے محرومی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ جدید دور میں مسلمان ملکوں میں کوئی بھی شخص چاہے وہ مسلم ہو یا نان مسلم کچھ بول نہیں سکتا کوئی شخصی آزادی موجود نہیں ہے

مشرق وسطیٰ کے تنازعات۔

2011 میں عرب سپرنگ (Arab Spring) کی ابتدا ہوئی۔ جس نے عرب ممالک کو اور ان کے اتحاد کو ہلا کر رکھ دیا۔ اور اب عرب ممالک عدم استحکام کا شکار ہیں۔ لیبیا ٹوٹ گیا، شام اٹ گیا، فلسطین میں خون بہہ رہا ہے۔ اور پورے خطے میں خون اور اقتدار کی جنگ جاری ہے داعش نے مسلمانوں کو نا صرف خطرے میں ڈال بلکہ مسلمانوں کے نام کو بھی داغدار کیا

بیرونی مسائل۔

مغربی تسلط۔

انیسویں صدی میں مغربی تسلط نے مسلم دنیا کو کمزور کر دیا۔ اسلام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسلام کی پیروکار کو وحشی سمجھا جاتا تھا۔ امت مسلمہ کو اس قدر پستی کی طرف دھکیل دیا کہ وہ کبھی بھی دوبارہ بحال نا ہو سکے اور

نا ہی کبھی یکجا ہو سکے۔ مغرب کو اور مغربی تہذیب کو فروغ مل گیا۔ مغرب کو کامیابی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ مغرب اپنی تہذیب و ثقافت کو تمام دنیا اور خاص کر مسلمانوں پر نافذ کرنے کا شدید خواہش مند ہے اور اسکے لئے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری بھی کر رہا ہے۔

عالمگیریت۔

جدید دور میں ایک بڑا مسئلہ عالمگیریت (Globalization) بھی ہے۔ عالمگیریت سے مراد بین الاقوامی تجارت، بین الاقوامی سرمایہ کاری، بین الاقوامی ہجرت و نقل مکانی اور ٹیکنالوجی کا تبادلہ وغیرہ۔ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ عالمگیریت فائدہ مند ہے جبکہ عالمگیریت صرف مغرب کیلئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ کسی ایک ملک کی جمع شدہ دولت دوسرے ملکوں کے ساتھ تقسیم ہو جاتی ہے۔

مغرب کی ثقافتی یلغار اور ٹیکنالوجی۔

مسلمان ممالک ترقی یافتہ قوموں کی صف میں شامل ہونے کیلئے بڑے پیمانے پر بڑی جدوجہد کر رہے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی اس جدوجہد کو مختلف طریقے سے متاثر کر سکتی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی سے ماڈرن دور کی جنگیں شدید ترین یا بدترین ہو سکتی ہیں۔ یا مسلمان ثقافت رکھنے والے لوگ اس ٹیکنالوجی کے زیر اثر مغرب کی ثقافت سے متاثر ہو کر اپنا اصل کھو دیں جو کہ موجودہ دور میں دیکھا جا سکتا ہے۔

Enter text

موجودہ مسائل کا حل۔

امت مسلمہ کا اتحاد۔

تمام دنیا کے مسلمان آپس میں روحانی تعلق کی وجہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہی تعلق مسلمانوں کی طاقت اور ہتھیار ہے۔ اسلام مسلمانوں کو آپس میں اتحاد کی بار بار تلقین کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

(3:103)

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو"

موجودہ دور کی مسلمانوں کی بری حالت اور ذلت کو ختم کرنے کا واحد حل امت مسلمہ کا آپس میں اپنے اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال کر اپنے مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔

تعلیم و ٹیکنالوجی پر زور۔

مسلمانوں کو مغربی ثقافت کو چھوڑ کر اپنی تعلیم پر دھیان دینا ہوگا۔ جب تک مسلمان تعلیم حاصل نہیں کریں گے وہ اس جدید دور کی دنیا میں ہرگز ترقی نہیں کر پائیں گے۔ انڈیا اور مغربی آج اسی لئے سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی کے

دور میں آ گئے ہیں کیونکہ انھوں نے تعلیم اور غور و فکر کو لازم و ملزوم بنا لیا۔ جیسا کہ اقبال نے اپنے ایک شعر میں کہا:

ہے گر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ

بلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ

دہشت گردی کا خاتمہ:

مسلمانوں کو دہشت گردی کی علامت سمجھا جاتا ہے جبکہ اسلام سے پُر امن دین اس دنیا میں کوئی نہیں مسلمانوں کو دہشت گردی ختم کرنی ہوگی۔ اسلام میں قتل و غارت اور خوف و ہراست کی کوئی جگہ نہیں۔ امتِ مسلمہ کو اب اس امر کی ضرورت ہے کہ وہ دہشت گردی اور دہشت گرد عناصر کو ختم کرے۔ اپنے درمیان موجود کالی بھیڑوں کو ختم کرے جو دہشت گرد عناصر کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

مضبوط معیشت:

مسلم ممالک کو مضبوط معیشت کی ضرورت ہے۔ مسلمان ملکوں کے پاس وسائل کی کمی نہیں۔ اگر کمی ہے تو آپس میں اتحاد کی۔ اگر مسلمان اپنے وسائل کو خود بروئے کار لائیں تو نا صرف ان کی معیشت مضبوط ہوگی بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی رہائی ملے گی۔ مسلمانوں کو مشترکہ کرنسی بنانی چاہیے جیسے یورو وغیرہ کی ہے۔ اور مشترکہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کا انعقاد کرنا بلا سود بینکاری کو فروغ دینا بھی اپنا کردار ادا کر سکتا

Enter text

او آئی سی کا مؤثر کردار۔

موجودہ دور میں اسلامی تنظیم کو اپنا کردار مؤثر کرنے کی ضرورت ہے۔ آپس میں مسلمان ممالک کی نفرتیں ختم کرے اور مسائل کا حل تلاش کرے۔ مسلمان ممالک کے وسائل کو استعمال، معیشت کی بحالی اور قوم دشمن عناصر کی سرکوبی میں یہ تنظیم اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر محمد امین لکھتے ہیں:

ان مسلمان ملکوں کو آپس میں جوڑا جائے جو مسلم دشمن ہتھکنڈوں اور انکی چالوں کو سمجھتے ہیں تاکہ یہ مل کر کام کریں۔

خلاصہ کلام۔

مسلمانوں کو اس وقت جتنے بھی مسائل درپیش ہیں وہ کسی ایک ملک یا چند افراد کی کوششوں سے حل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اس کیلئے ہمارے حکمران، تعلیمی نظام، ہمارا معاشرہ، میڈیا، ذرائع ابلاغ، سیاسی و سماجی راہنما اور علماء کرام سب کو مل کر مشترکہ کوشش کرنی ہوگی تاکہ امت مسلمہ اپنی پستی سے نکل کر اپنی ہستی کا راز پا لے۔ مسلمانوں کو جھوٹ، فراڈ، حسد اور قتل و غارت سے جان چھڑانی ہوگی۔ ایمان داری اور انصاف کو عمل میں لانا ہوگا۔ اسلامی اقدار کو فروغ دیں گے اور آپس میں اتحاد رکھیں گے تو ہم ان مسائل سے نپٹ پائیں گے۔

Enter text